قادیانی ـــ ایک غیر مسلم اقلیت

تاریخی اور اسلامی فیصلہ پر ـــ مرکزی مجلس عمل کی قرارداد

مرکزی مجلس عمل کے صدر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری، نائب صدر شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ اور جمعیۃ علماء اسلام کے قائد حضرت مولانا مفتی محمود اور دیگر زعماء مجلس عمل نے ۸ ستمبر کو اسلام آباد میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے قومی اسمبلی کے فیصلہ کا پُرجوش خیر مقدم کیا اور اس عظیم فیصلہ کو پوری قوم کی امنگوں اور خواہشات کا آئینہ دار قرار دیتے ہوئے اس شاندار فیصلہ پر وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو اور پارلیمنٹ کے ارکان کو مبارکباد پیش کی۔ مولانا بنوری نے کانفرنس میں بتایا کہ اس فیصلہ کے بعد اب قادیانیوں کو پاکستان میں تمام کلیدی آسامیوں سے الگ کر دیا جائے گا۔ ربوہ کو کھلا شہر قرار دے دیا جائے گا۔ اور قادیانیوں کی نیم فوجی تنظیم خدام الاحمدیہ اور فرقان فورس پر پابندی لگا دی جائے گی۔ کیونکہ حکومت نے ہمارے یہ مطالبات اصولی طور پر تسلیم کر لئے ہیں۔ اور مجلس عمل ان پر جلد از جلد عملدرآمد کرائے گی۔

مولانا بنوری نے کہا۔ پاکستان میں اسلامی نظام رائج کرنے اور ملک کو داخلی و خارجی خطرات سے نکالنے کے لئے مجلس عمل کی کوششیں جاری رہیں گی، مجلس عمل ختم نہیں ہوگی۔ بلکہ قومی اتحاد کے جذبہ کو زندہ رکھنے کی کوشش کرے گی۔

مولانا مفتی محمود نے اخباری کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ حقیقت ہے کہ قادیانی ملک کے وجود کے لئے خطرہ بن چکے تھے۔ آپ نے وزیر اعظم بھٹو کی گذشتہ روز کی تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ افہام و تفہیم کے ذریعہ تمام مسائل کو حل کرنے کی جو تجویز پیش کی گئی ہے۔ ہم اس کا خیر مقدم

کرتے ہیں اور مسائل کو حل کرنے کا یہی بہترین طریقہ ہے۔ لیکن افہام و تفہیم کے ذریعہ معاملات کو طے کرنے کے لئے سب سے پہلے سیز فائر ضروری ہے۔ آپ نے کہا بات چیت کو آگے بڑھانے کے لئے بلوچستان کے راہنماؤں اور کارکنوں کی رہائی ضروری ہے۔ اور ہم اس سلسلہ میں حکومت کی جانب سے پیشقدمی کا انتظار کریں گے۔

مجلس عمل کی قرارداد مولانا مفتی محمود نے مرکزی مجلس عمل کے اجلاس میں منظور کردہ ایک قرارداد بھی پریس کانفرنس میں پڑھ کر سنائی جس کا متن حسب ذیل ہے:

ذات باری تعالیٰ نے اپنے بے پایاں فضل و کرم سے اسلامیان پاکستان کی تحریک تحفظ ختم نبوت کو کامیابی سے ہمکنار کیا ہے۔ کم و بیش سو دن کی اس طویل جد وجہد میں جس طرح ہر مکتب فکر سے وابستہ افراد نے بے مثال جوش ولولہ اور والہانہ عقیدت کا اظہار کیا۔ اور جس خندہ پیشانی سے ہر تکلیف اور مصیبت کا مقابلہ کیا وہ آنے والی نسلوں کے لئے انشاء اللہ سرمایۂ افتخار ثابت ہوگی۔

آج اسلامیان پاکستان مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے بڑے اجتماعات اور مظاہروں کے ذریعے اس مسئلہ کے بارے میں اپنی رائے اور خواہش کا واضح اظہار کیا۔ اور مبارک ہیں وہ لوگ جنہوں نے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی جانیں نثار کیں۔ قرارداد میں مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام اور مشائخ عظام کو مبارکباد دی گئی۔ جنہوں نے قید و بند کی صعوبتیں اور مختلف النوع زیادتیوں کی پرواہ کئے بغیر اعلائے کلمۃ الحق کیا اور مداخلت فی الدین کی ہر کوشش کو ناکام بنا دیا۔ وہ تمام سیاسی کارکن، وکلاء اور معزز شہری جنہوں نے اس مقدس تحریک میں اپنی قوم کے ساتھ وابستگی کا ثبوت دیا اور ہر ابتلاء اور آزمائش کا مردانہ وار مقابلہ کیا۔ اور وہ طلباء اور نوجوانان ملت جنہوں نے اپنی تمام تر توانائیاں اس تحریک کے لئے وقف کر دیں سبھی مبارکباد کے مستحق ہیں۔ کاروباری حضرات جنہوں نے مرکزی مجلس عمل اور مقامی مجالس کی اپیل پر مکمل ہڑتالیں کرکے ایثار قربانی اور نظم و ضبط کی درخشندہ مثالیں قائم کیں۔ اور صحافی حضرات بھی مبارکباد کے مستحق ہیں۔ جنہوں نے پابندیوں کے باوجود اس مقدس تحریک کے حق میں آواز بلند کی جس کی پاداش میں انہیں حوالہ زنداں کیا گیا۔ اور ان کے جرائد کی اشاعت پر بندش عائد کر دی گئی۔

قرارداد میں قومی اسمبلی کے ارکان کو بھی مبارکباد پیش کی گئی جنہیں قومی اسمبلی میں ملت کے جذبات کی ترجمانی کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ حکومت پاکستان اور پارلیمنٹ کے جملہ ارکان بھی مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اس دینی مسئلہ پر عوام کا ساتھ دیا۔ اور ملک کو متوقع خطرات سے بچا لیا۔ قرارداد

میں مزید کہا گیا ہے۔ کراچی سے لیکر خیبر تک اور کوئٹہ سے لاہور تک پوری قوم نے انتہائی اشتعال انگیزیوں کے باوجود جس صبر اور استقامت کے ساتھ اس تحریک کو پُرامن اور باوقار طریقہ سے چلایا۔ وہ وطنِ عزیز کے مستقبل کے لئے یقیناً نیک فال ہے۔ آج کے دن مجلس عمل ان تمام مردانِ عزیمت اور علمائے حق کو سلام کرتی ہے۔ جنہوں نے گذشتہ پون صدی کے دوران اس فتنہ کے انسداد کے لئے اپنی ساری قوتیں قربان کیں اور بے مثال خدمات سرانجام دیں۔ اس طرح مجلس عمل ۱۹۵۳ء کے تحفظِ ختمِ نبوت اور اس تحریک کے قائدین کو بھی خراجِ عقیدت پیش کرنا اپنا فریضہ ملی سمجھتی ہے۔ جن کی لازوال قربانیوں نے ملّت کے لئے حصولِ مقصد کو آسان بنا دیا۔

مجلس عمل نے خداوند ارض و سما کا شکر ادا کیا کہ اس نے اسلام کے اس بنیادی تصوّر پر ملت اسلامیہ پاکستان کو متحد کر دیا اور ملّی اتحاد کی راہ میں حائل مشکلات اور رکاوٹوں کو ختم کر دیا جس کی وجہ سے برّاعظم کا قریباً یہ ۷۰ سالہ پرانا مسئلہ بطریقِ احسن حل ہو سکا۔ جو نہ صرف اسلامیانِ پاکستان کے لئے باعثِ مسرت ہے۔ بلکہ پورے عالمِ اسلام کے لئے اطمینان کا باعث ہوگا۔ مجلسِ عمل نے اس مبارک موقع پر قوم سے اپیل کی کہ قومی اتحاد کے اس جذبے کو دوام دینے کی کوشش کرے۔ تاکہ اوّلاً حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر قائم ہونے والے اس ملک میں کامل اسلامی نظام نافذ کیا جا سکے اور ثانیاً اس ملک کو اس اتحاد کی بدولت داخلی و خارجی خطرات سے محفوظ بنایا جا سکے۔ مرکزی مجلس عمل مسلمانوں کے تمام مکاتیب فکر کے علماء کرام کی احسان مند ہے کہ انہوں نے ہر مرحلہ پر مکمل تعاون کیا اور رہنمائی فرمائی۔ ان کے بے مثال دینی جذبے کی وجہ سے اس تحریک کے دوران ملّی اتحاد کے روح پرور مناظر دیکھنے میں آئے۔

قرارداد میں کہا گیا ہے۔ کہ ۱۳ ستمبر بروز جمعہ پورے ملک میں یومِ تشکر منایا جائے۔ اس دن مساجد میں دعائیں مانگی جائیں اور ملک کے طول و عرض میں جلسے منعقد کئے جائیں۔ مجلس عمل کو یقین ہے کہ قوم ان تقریبات کے دوران اسلامی اخلاق اور نظم و ضبط کی تابندہ روایات کو حسبِ معمول قائم رکھے۔

پریس کانفرنس میں حسب ذیل زعماء موجود تھے۔ مولانا یوسف بنوری مولانا مفتی محمود۔ مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک۔ مولانا شاہ احمد نورانی، نوابزادہ نصر اللہ خاں۔ پروفیسر غفور احمد۔ مولانا جان محمد عباسی۔ علامہ محمود رضوی ملک محمد قاسم۔ مولانا تاج محمد۔ مولانا ظفر احمد انصاری۔ میاں فضل حق چوہدری۔ غلام جیلانی۔ سید مظفر علی شمسی۔ مولانا عبدالقادر روپڑی۔ علی غضنفر کراروی۔ سید محمد علی رضوی۔ مولانا عبدالرحیم اشرف۔ مولانا احسان الٰہی ظہیر۔ رانا ظفر اللہ۔ مولانا حبیب الرحمٰن بخاری۔ میجر اعجاز احمد۔ قاری سعید الرحمٰن۔ مولانا فتح محمد۔ مہر عالم بخاری۔ ثناء اللہ بھٹہ۔ مولانا سمیع الحق، حافظ محمد ابراہیم کمیرپوری وغیرہ۔

■ ■